حقائق وواقعات

مولانا عمر فاروق سعیدی☆

جب تصویر کی آفت نہ تھی!

علم قیافہ وفراست کا عجیب واقعہ

ہادیٔ برحق جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے بنی نوعِ انسان کی دنیا وآخرت میں کامیابی کے لیے جو شرعی، اخلاقی اور معاشرتی اُصول وضوابط پیش فرمائے ہیں، اُنہیں 'عقل عیار' پر پرکھ کر بے قیمت بنا دینا بہت بڑی ضلالت اور گھاٹے کا سودا ہے۔ لوگ اس راہ اور اس ضابطہ سے اِعراض کرکے کسی صورت بھی امن وسکون نہیں پاسکتے، خواہ مادی اعتبار سے کتنا ہی مال کیوں نہ جمع کرلیں، یا اسلحہ کے زور پر قوموں کو فتح کرلیں یا فکری اعتبار سے کیسے ہی فلسفے بھگار لیں!

ان تعلیمات میں سے ایک ارشاد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصویر کے بارے میں ہے کہ ہر ذی روح شے کی تصویر سے آپ نے صراحت کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ جس جگہ میں تصویر ہو، وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ یہ کسب اور کاروبار لعنت کا کام ہے۔

ان شرعی احکام ومسائل پر عمل پیرا ہونا اُن بندوں کے لیے بے حد آسان ہے جن میں اپنے اللہ کے ربّ ہونے، محمد (ﷺ) کے نبی اور رسول ہونے اور اسلام کے دین حق ہونے کا یقین ہو۔ اور یہ کہ فرشتے بھی کوئی چیز ہیں، ان کی اپنی اہمیت ہے اور ہمیں ضرورت ہے کہ وہ ہم پر، ہمارے گھروں اور دکانوں میں نازل ہوں اور اگر خدانخواستہ ایمان کی یہ بنیاد کمزور ہو تو پھر حیلے بہانے سے ان تعلیمات کو 'روشن خیالی' سے منور کرنے کی سو راہیں نکل آتی ہیں۔ ونسأل اللہ العافیة...... اور پھر منفی نتائج کی ذمہ داری سو فیصد ہم حیلہ باز لوگوں ہی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کسی طرح بھی ظالم نہیں!!

تصویر کے بارے میں امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کی کتاب اللباس میں پورے دس باب ذکر کیے ہیں۔[①] معلوم کیا جانا چاہئے کہ تصویر کی ضرورت کے اسباب جو آج ہماری زندگی میں داخل ہوگئے ہیں یا کردیے گئے ہیں، کیا کل ماضی میں نہ تھے؟ قانون اور معاشرتی ضروریات یقیناً پہلے بھی ایسی ہی تھیں تو لوگ اپنی یہ ضروریات کس طرح پوری کرتے تھے جبکہ تصویر نہ تھی؟

☆ صدر مدرّس جامعہ مراۃ القرآن والحدیث، منڈی واربرٹن، شیخوپورہ، سابق مدیر التعلیم جامعہ ابی بکر، کراچی

www.KitaboSunnat.com

ہمیں تاریخ بتاتی ہے کہ وہ لوگ 'علم قیافہ اور علم فراست' سے اپنی یہ ضروریات پوری کرتے تھے۔ اور تصویر کے مقابلہ میں کہیں عملی طور پر یہ چیزیں ان کے مقاصد پورا کرتیں۔

جب سے لوگوں نے اور بالخصوص مسلمانوں نے شرعی حقائق سے اعراض کیا اور تصویر کی برائی کو بڑی برائی کے مقابلہ میں چھوٹی برائی ......أهون البليتين...... کے طور پر هنيئًا مریئًا بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی علم فراست کو ان میں سے اُٹھا لیا۔ درج ذیل واقعہ میں جو صحیح بخاری کی كتاب المغازي میں باب قتل حمزة بن عبد المُطلب (۲) میں آیا ہے بڑا حیرت انگیز ہے کہ لوگ فطری طور پر کس قدر زیرک، دانا اور صاحبِ فراست ہوتے تھے۔

حضرت معاویہؓ کے دور کا واقعہ ہے کہ جعفر بن عمرو ضمری اور قبیلہ بنی نوفل کے عبیداللہ بن عدی غزوۂ روم کی طرف گئے۔ کہتے ہیں کہ جب ہم شام میں حمص کے علاقے سے گزرے تو خیال آیا کہ کیوں نہ حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی بن حرب سے ملتے چلیں، وہ یہیں کہیں رہتا ہے اور اس سے شہادتِ حمزہؓ کا قصہ براہِ راست معلوم کریں گے۔(۳) ہم پوچھتے پوچھتے آگے بڑھے تو ہمیں ایک آدمی نے بتایا کہ وہ اپنے محل کے سائے میں بیٹھا ہے اور دیکھنے سے ایسے لگتا ہے جیسے کہ پانی کی کوئی سیاہ مشک ہو۔(۴) ہم جلدی ہی اس کے پاس جا پہنچے، ہم نے سلام کہا اور اس نے سلام کا جواب دیا۔

عبیداللہ نے کہا: وحشی! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟

عبیداللہ نے جب ان سے یہ سوال کیا تو اس وقت اُنہوں نے ڈھاٹے سے اپنا سر اور منہ لپیٹا ہوا تھا اور وحشی ان کی صرف آنکھیں یا پاؤں ہی دیکھ سکتا تھا۔ وحشی نے ان کی طرف دیکھا اور کہا: نہیں، البتہ اتنا یاد پڑتا ہے کہ مکہ میں عدی بن خیار نے ابوالعیص کی بیٹی اُمّ قتال نامی

---

(۱) كتاب اللباس: باب التصاوير، باب عذاب المصوّرين، باب نقض الصُور، باب ماوطئ من التصاوير، باب من كره القعود على الصُور، باب كراهية الصلاة في التصاوير، باب لاتدخل الملائكة بيتًا فيه صورة، باب من لم يدخل بيتًا فيه صورة، باب من لعن المصوّر، باب من صوّر صورة ...... احادیث نمبر ۵۹۴۹ تا ۵۹۶۳

(۲) حدیث ۴۰۷۲...... نیز البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۱۷

(۳) محدثین اور اہل علم کوشش کرتے تھے کہ جو بات اُنہیں کسی واسطہ سے معلوم ہوئی ہو وہ حتی الامکان اس اصل آدمی سے سنی اور معلوم کی جائے جو صاحبِ واقعہ ہو۔

(۴) البدایہ والنہایہ میں ہے: 'گدھ' کے مشابہ بیان کیا گیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت سے شادی کی تھی۔ اس عورت نے ایک بچے کو جنم دیا تو مجھے کوئی دایہ ڈھونڈنے کا کہا گیا۔ چنانچہ جب دایہ آئی تو میں نے اس کا بچہ اٹھا کر اس دایہ کے حوالے کیا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ تیرے یہ پاؤں اسی جیسے ہیں۔ گویا اس نے مجھے بخوبی پہچان لیا اور ٹھیک پہچانا۔⑤ پھر عبیداللہ نے اپنے سر اور منہ سے اپنی پگڑی ہٹا لی اور پوچھا کہ کیا تم ہمیں حمزہؓ کے قتل کی تفصیل بیان کر سکتے ہو؟ ...... اس نے کہا: کیوں نہیں؟

اس نے تفصیل بتائی کہ مکہ کے طعیمہ بن عدی کو جناب حمزہؓ نے بدر میں قتل کیا تھا۔ میرے مالک جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا: اگر تو میرے چچا کے بدلے حمزہؓ کو قتل کر دے تو تو آزاد ہوگا۔ چنانچہ عینین یعنی اُحد کے سال جب قریشی جنگ کے لیے نکلے تو میں بھی ان کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ میدان میں جب صفیں آمنے سامنے ہوئیں تو قریش کی طرف سے سباع بن عبدالعزیٰ خزاعی نے مسلمانوں کو مقابلے کے لیے للکارا تو حمزہؓ بن عبدالمطلب اس کے مقابلے میں نکلے، اور بولے: ارے سباع! اوئے ابن اُمّ انمار کے بیٹے، جو عورتوں کی فرجیں کاٹتی ہے⑥ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے۔ چنانچہ حمزہؓ نے ایسا وار کیا کہ وہ گزشتہ کل (یعنی قتل) ہوگیا اور میں حمزہؓ کی گھات میں ایک چٹان کے نیچے چھپا ہوا تھا۔

جب حمزہ میرے قریب آئے تو میں نے اس کی ناف کے نیچے کا نشانہ لے کر اپنا بھالا دے مارا جو ان کی رانوں کے درمیان سے آر پار ہوگیا، اور یہ ان کی زندگی کے آخری لمحات تھے۔ اور پھر میں لشکر گاہ میں اطمینان سے جا بیٹھا، کیونکہ میرا مقصد پورا ہوگیا تھا اور مجھے آزادی مل گئی۔ پھر قریشی مکہ واپس ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ آ گیا۔ پھر میں مکہ ہی میں رہنے لگا حتیٰ کہ فتح مکہ کے موقعہ پر یہاں اسلام کی اشاعت ہوگئی تو میں طائف چلا گیا۔

بہت حیران پریشان تھا، سوچتا تھا کہ شام یا یمن وغیرہ کی طرف نکل جاؤں۔ میں اسی سوچ بچار میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کہا: تجھے افسوس! وہ (محمد ﷺ) اللہ کی قسم! جو کوئی اس کے دین میں داخل ہوجائے اور حق کی شہادت کا اقرار کرلے تو وہ اسے کسی طرح قتل نہیں کرتے۔

چنانچہ اہل طائف نے اپنا وفد رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا اور مجھے بتلایا گیا کہ محمدؐ قاصدوں کے درپے آزار نہیں ہوتے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ چلا آیا اور آپ ﷺ کے

---

⑤ اور یہ بچہ اس نے تقریباً پچاس سال پہلے دیکھا تھا۔ (فتح الباری)

⑥ یعنی وہ لڑکیوں کے ختنے کرتی ہے اور یہ عمل عرب میں ہوتا ہے اور اسلام نے بھی اسے باقی رکھا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

سامنے آن کھڑا ہوا۔ جب آپ ؐ نے مجھے دیکھا تو بولے: وحشی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا تو نے حمزہؓ کو قتل کیا تھا؟ میں نے عرض کیا: بات ایسے ہی ہے جیسے آپ کو پہنچی ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا: کیا تو اپنا چہرہ مجھ سے چھپا نہیں سکتا؟

پھر میں وہاں سے نکل آیا اور جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور مسیلمہ کذاب نے خروج کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا: کیوں نہ ہو کہ میں اس کی طرف نکلوں، اور ہو سکے تو اسے قتل کر دوں شاید اس طرح میرے سنگین جرم قتلِ حمزہ کی کوئی تلافی ہو جائے۔

چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک ٹوٹی ہوئی دیوار میں کھڑا ہے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی سیاہی مائل اونٹ ہو، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے، تو میں نے اس کی چھاتی کا نشانہ لے کر اپنا بھالا مارا جو اس کے کندھوں کے آر پار ہو گیا اور پھر قریب سے ایک انصاری اُچھلا اور اس نے تلوار سے اس کی کھوپڑی تن سے جدا کر دی (اور یہ ابودجانہؓ تھے) پھر ساتھ کے گھر پر سے ایک لونڈی نے پکار لگائی۔ ہائے افسوس امیرالمؤمنین! ایک کالے غلام نے اسے قتل کر ڈالا۔ وحشی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد اللہ کے ایک بہترین بندے کو قتل کیا تھا تو پھر سب سے بدترین آدمی کا کام بھی میں نے ہی تمام کیا۔

ہمارا استدلال اس واقعہ سے ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام اور ناجائز ٹھہرایا ہے، اس کا بدل بلکہ نعم البدل حلال اور پاکیزہ صورت میں یقیناً مہیا فرمایا ہے۔ اب لوگوں کا انتخاب ہے کہ وہ حلال کی طرف راغب ہوتے ہیں یا حرام کی طرف۔

صحابہ میں سیدنا عمر بن خطابؓ کے متعلق آتا ہے، بہت بڑے صاحبِ فراست اور صاحب قیافہ تھے اور یہودیوں میں مجزز مدلجی کا واقعہ تو مشہور و معروف ہے کہ اس نے سیدنا زیدؓ اور اسامہؓ کے پاؤں دیکھ کر کہہ دیا تھا کہ إن هذا الأقدام بعضها من بعض۔ یہ قدم ایک دوسرے میں سے ہیں حالانکہ حضرت زیدؓ گورے رنگ کے اور جناب اُسامہؓ کی رنگت سیاہ تھی۔

یاد رہے کہ تصویر سے بھی زیادہ آج کے دور میں جس شے پر کسی فرد کی شناخت میں اعتبار کیا جاتا ہے وہ فنگر پرنٹس (انگلیوں کے نشانات) ہیں اور لازمی و ضروری کاغذات میں انہی کی بنا پر شہادت ثبت کی جاتی ہے، بلکہ شناختی علامات میں سے سب سے بڑھ کر قابل اعتماد یہی علامت ہے۔ اگر اس علم اور فن کا اِحیا کیا جائے تو مسلمان مرد اور خواتین تصویر کی قباحت سے یقیناً بچ سکتے ہیں۔ وصلّى الله على النبي محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

www.KitaboSunnat.com